بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم مفتیان کرامِ جامعہ دارالعلوم کراچی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد از سلام مسنون عرض اینکہ ذیل میں چند سطور پیشِ خدمت ہیں ۔ سب سے پہلے اپنے بارے تعارف کرانا مناسب سمجھونگا ۔ میرا نام عبدالعلی تعلق بنوں کے پی کے سے ہے ۔

تکبیرات تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے ۔ جبکہ زیادہ کہنا مستحب ہے ۔ واجب نہیں ۔

تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے ۔ اس سے زیادہ واجب نہیں ۔ و یجب تکبیر التشریق فی الاصح للامر بہ مرۃ وان زاد علیھا یکون فضلا ۱۱ قربانی کا انسائیکلوپیڈیا ص ۵۲ بحوالہ ردالمحتار والدر

ویاتی بہ مرۃ ومازاد فھو مستحب الخ طحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نورالایضاح ص ۲۹۴

ثم المشھور من قول علمائنا انہ یکبر مرۃ وقیل ثلاث مرات ردالمحتارمکتبہ امدادیہ ملتان ص ۱۶۲ ج ۳

ہر نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم ہے ۔ اور دیگر اوقات میں بھی ان دنوں میں چاہئے کہ تکبیر اور ذکر الٰہی کثرت سے کرے ۔ ۱۲ ملخصا
از تفسیر عثمانی پ ۲ آیت نمبر ۲۰۳ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ دیوبند

امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے آٹھ وقتوں کی تکبیرات یعنی عرفہ کی صبح سے دسویں ذوالحجہ کی عصر تک اور صاحبینؒ سے ۲۳ وقتوں کی یعنی عرفہ کی صبح سے تیرھویں کی عصر تک ۔ یہ سب اختلاف واجب تکبیرات میں ہے اور بہتر و مستحب و افضل یہی ہے ۔ کہ تکبیرات کا ورد سب دنوں میں اور زیادہ سے زیادہ رکھا جائے ۔ بر حاشیہ انوارالباری ص ۱۵۹ ج ۱۷ از افادات انورشاہ کشمیریؒ دارالعلوم دیوبند۔

ذکر کو کسی وقت میں بھی اور کسی طریقے پر بھی ممنوع نہیں کہا جا سکتا ہے خواہ وہ کسی غیر مسنون اور بدعی طریقے پر بھی ہو۔
انوارالباری ص ۱۵۸ ج ۱۷

فرض نماز کے بعد ایک دفعہ تکبیر یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبراللہ اکبر وللہ الحمد پڑھنا واجب ہے ۔ اس سے زائد تین دفعہ پڑھنا مستحب ہے ۔ فتاوی حقانیہ اکوڑہ خٹک ص ۴۱۱ ج ۳

ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اگر زیادہ بار کہے تو افضل ہے ۔ ۱۲ فتاوی حقانیہ ص ۴۹۱ ج ۶

عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد باآواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے فتوی اسی پر ہے کہ با جماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا پڑھنے والے اسمیں برابر ہیں اسیطرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے البتہ عورت باآواز بلند تکبیر نہ کہے آہستہ کہے ۔ شامی ۱۲ احکام و تاریخ قربانی ص ۳۶ مؤلف مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۸۲/۲۰۳۰
مورخہ

Scanned by CamScanner

طحطاوی علی مراقی الفلاح کی مکمل عبارت° یاتی بہ مرة ما زاد فھو مستحب قالہ البدرالعینی فی شرح التحفہ واقرہ فی الدرو فی الحموی عن القر الاحصاری الاتیان بہ مرتین خلاف السنۃ و فی مجمع الانھار ان زاد فقد خالف السنۃ ولعل محلہ ما اذا اتی بہ علی انہ سنۃ واما اذا اتی بہ علی انہ ذکر مطلق فلا ۔ ١٢ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ٢٩٤ باب احکام العیدین قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی ناشر نور محمد کار خانہ تجارت کراچی۔

مذکورہ بالاچند سطور اکابرین علماء دیوبند سے اوراکابرین علماء احناف ؒ سے نقل کیۓ گئے ہیں۔ لیکن آفسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔کہ ہمارے اردو کی کتابوں میں ایک دفعہ سے زیادہ کہنا خلاف سنت یعنی بدعت لکھا گیا ہے۔

ہر چیز کیلئے علماء توجہ کر سکتے ہیں۔ لیکن تکبیروں کیلئے توجہ نہیں کر سکتے ہیں ؟

علامہ طحطاوی نے اس کیلئے توجہ کی ہے۔ جو اوپر مذکور ہے

اسکے علاوہ اور بہت سے مسائل ہیں۔کہ ہمارے بنوں کے علماء کے نزدیک متفق بھا ہیں۔ اور عربی کتابوں میں انکے دلائل بھی موجود ہیں۔ لیکن بعض اردو کتابوں میں خلاف سنت و بدعت لکھے گئے ہیں۔ جیسے بعض موقع پر دعا میں ہاتھ اٹھانا وغیرہ۔

(٢) فرض کے بعد دعا ہے۔ (٣) صلوۃ حاجت نفلوں کے بعد دعا ہے۔ (٤) واجب یعنی عیدین کی نماز کے بعد دعا ہے۔ (٥) سنتوں نے کیا جرم کیا ہے کہ سنت کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے۔ کونسی حدیث شریف یا آیت مبارک ہے جسمیں یہ لکھا ہو کہ سنت کے بعد دعا نہ مانگیں۔ (٦) جنت البقیع میں حضور صلعم نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے۔ اردو کتابوں میں ہے کہ قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے۔ ختم خواجگان پابندی کے ساتھ ایک وقت میں کرنا التزام نہیں ہے ؟ بدعت نہیں ؟ لیکن اگر کوئی پابندی کے ساتھ نماز کے بعد دعا مانگنے تو پھر التزام ہے۔ بدعت ہے۔ اسکے علاوہ آور بھی مسائل ہیں جنکو اردو کتابوں نے الٹا موڑ دیا ہے

الحمدللہ ہر شخص جانتا ہے کہ فرض فرض ہے واجب واجب ہے سنت سنت ہے اور مستحب مستحب ہے۔ یہ اپنی طرف سے الٹا حکم لگانا ہے کہ لوگوں نے فلان چیز فرض جانا ہے۔ صاف مطلب بیان کرنا چاہئے مثلاً تکبیر تشریق ایک دفعہ کہنا واجب ہے مزید واجب نہیں اب اگر کوئی ایک دفعہ سے زیادہ واجب کی نیت سے تکبیر کہتے ہیں تو خلاف سنت اور اگر واجب کی نیت سے نہیں مطلق اللہ کی ذکر سے تکبیر کہے تو مستحب ہے۔ (٧) تیسرے دن اگر کوئی اس نیت سے خیرات کرے کہ اس دن خیرات کرنا جائز دیگر ایام میں جائز نہیں تو پھر اس پر جو بھی حکم لگایا جائے لگایا جائے لیکن اگر کسی اور مصلحت اس دن سارے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں ملازمت کی چھٹی کی ہوتی ہے کی وجہ سے تیسرے دن خیرات کرے تو پھر کیا عجب ہے

جملہ علماء سے درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں اصلاح کی کوشش کرے۔ ورنہ قیامت تک اھل سنت و الجماعت دست بگریبان ہونگے۔

والسلام

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

سوال میں جن اعمال سے متعلق آپ نے یہ بات لکھی ہے کہ بعض اردو فتاویٰ میں انہیں بدعت کہا گیا ہے حالانکہ وہ اعمال شریعت سے ثابت ہیں تو اس کا جواب یہ کہ ان فتاویٰ میں ان اعمال کو بدعت کہنا مقصود نہیں ہے بلکہ لوگوں نے ان اعمال میں جو اپنی طرف سے قیودات لگا رکھی ہیں یا ان کا خاص ہیئت (اجتماعی طور پر ضروری سمجھنا) سے التزام کر رکھا ہے، در حقیقت اس کی نفی کرنا اور اسے بدعت قرار دینا ہے، ورنہ فی نفسہ یہ اعمال جائز ہیں، بشرطیکہ انہیں سنت نہ سمجھا جائے اور انہیں سب پر لازم قرار نہ دیا جائے اور وہ اہل بدعت کا شعار نہ ہوں..................... واللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اعلم۔

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۵/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

04/دسمبر/2018ش

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۵/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

04/دسمبر/2018ش

الجواب صحیح

۲۵/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود الحسن عفی عنہ

۲۵/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۲۵/۳/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner